سوال

میں اور میرا خاوند ایک یتیم بچے کی تربیت وکفالت کرنے کا سوچ رہے ہیں، خاص کر اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہمیں بچے کی نعمت عطا نہیں کی، اس سلسلہ میں میرے دو سوال ہیں: پہلا سوال: دودھ لانے کےلیے گولیاں استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؟تاکہ بچے کو پلایا جاسکے اور وہ ہمارا رضاعی بیٹا بن جائے (یہ علم میں رہے کہ میں نے اس طرح کی گولیوں کے متعلق سنا ہے اور اس کی تحقیق بھی کرنے کی کوشش میں ہوں کہ اس طرح کی گولیاں ہیں یا نہیں، لیکن پہلے میں اس کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں) ؟ اور کیا اس طرح بچہ ہمارا رضاعی بیٹا بن جائیگا، یہ علم میں رہے کہ دودھ حمل کے نتیجہ میں نہیں آئیگا؟ دوسرا سوال: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: " دسّاس العرق " کا معنی کیا ہے؟ میں آپ سے اس یتیم بچے کی تربیت کے متعلق بھی مشورہ کرنا چاہتی ہوں جسے ہم اپنی کفالت میں لینا چاہتے ہیں، اور خاص کر یہاں سعودی عرب میں اکثر یتیم خانوں میں جو بچے ہیں وہ لاوارث ہیں اور انہیں لوگ پھینک دیتے ہیں، میرا یہ یقین ہے کہ بچے کا تو کوئی گناہ نہیں، لیکن میں بچے کے مستقبل کے متعلق سوچتی ہوں کہ جب وہ بڑا ہوگا اور اسے ہم جب یہ بتائیں گے کہ وہ ایک لاوارث بچہ تھا اور اسے اس کی ماں جن کر پھینک گئی تھی تو اس کا شعور اور احساس کیا ہوگا، اور لوگوں کا اس بچے کے ساتھ کیا سلوک ہوگا اور شادی جیسے معاملات کس طرح حل ہونگے، میں جانتی ہوں کہ ان شاء اللہ کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی، کیونکہ ہم اس کے ساتھ بہتر معاملہ کرینگے جس سے ہمارا رب راضی ہو، لیکن مجھے بچے کے مستقبل کی فکر ہے؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ اور آپ کے خاوند کو نیک وصالح اولاد کی نعمت سے نوازے، اور شرعی احکام پر عمل کرنے پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور یتیم کی کفالت اور ان کا خیال رکھنے کی محبت پر بہتر بدلہ دے

اور ہم اس جواب کو پڑھنے والے کے بھی دعا گو ہیں کہ وہ بھی آپ دونوں کےلیے خصوصی دعا کرے، امید ہے اللہ تعالی تمہیں دنیا وآخرت میں اس سے فائدہ عطا فرمائیگا

دوم:

خاص کر دودھ لانے والی گولیوں کے متعلق گزارش ہے کہ آپ ان گولیوں کی موجودگی کے یقین کے ساتھ ساتھ دودھ میں اثرانداز نہ ہونے کا بھی یقین کریں کہ یہ گولیاں دودھ پر تو اثرانداز نہیں ہوتیں،تاکہ اس کا ان دودھ پینے والے یتیم بچوں پر کوئی برا اثر نہ پڑے

اور اس کے شرعی حکم کے متعلق عرض یہ ہے:

غیر شادی شدہ عورت یا جماع اور حمل کے بغیر آنے والے دودھ کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ دودھ کا موجود ہونا معتبر ہے نہ کہ خاوند کا موجود ہونا، اس طرح ان کا کہنا ہے کہ اس سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے اور تقریبا آئمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر فرض کریں کہ یہ دودھ اس عورت کو آئے جس نے کبھی شادی کی ہی نہیں، تو ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد کی ایک روایت میں اس سے حرمت ثابت ہو جائیگی لیکن احمد کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (51/34).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اگر عورت کو وطئ اور جماع کے بغیر ہی دودھ آجائے اور وہ کسی بچے کو پلائے تو دو روایتوں میں ظاہر روایت سے حرمت ثابت ہو جائیگی، ابن حامد کا یہی قول اور امام مالک ثوری ابو ثور شافعی اور اصحاب رائے اور ابن منذر کے سب اساتذہ کا یہی مسلک ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا.

اور اس لیے بھی کہ دودھ عورت کا ہے تو اس طرح حرمت کا تعلق بھی اسی سے ہوگا، جس طرح کہ اگر وہ دودھ وطئ اور جماع کی بنا پر آئے، اور اس لیے بھی کہ عورتوں کو دودھ بچوں کی خوراک کےلیے بنایا گیا ہے، چاہے یہ نادر ہے تو اس کی جنس معتاد ہے

اور دوسری روایت یہ ہے کہ: اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ نادر ہے، اس بچوں کا خوراک حاصل کرنا عادت نہیں تو یہ مردوں کے دودھ کے مشابہ ہوا، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (207/9).

اور شافعی علماء میں الماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عورتوں کا دودھ بچوں کی خوراک کےلیے بنایا گیا ہے، اور اس میں مرد کا جماع شرط نہیں، اگرچہ غالب طور پر دودھ آنے کا سبب جماع ہے، تو یہ کنواری کی طرح ہی ہوا کہ جب اسے دودھ آجائے اور وہ بچے کو پلائے تو اس سے رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائیگی، چاہے وہ جماع کے بغیر ہی آیا ہو" انتہی

دیکھیں: الحاوی فی فقہ الشافعی (413/11).

اس سلسلہ میں دو اہم امور پر تنبیہ کرنا ضروری ہے:

اول:

بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اگر اس کی عمر دو برس سے زیادہ ہو تو پھر عورت کا دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوگی

دوم:

وہ بچہ سیر ہو کر پانچ رضعات دودھ پیئے اگر اس سے کم پیئے تو وہ دودھ پلانے والی کا رضاعی بیٹا نہیں بنے گا

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو یہ قرآن مجید میں

پڑھی جانے والی میں شامل تھیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

ان دونوں کے دلائل اور کچھ اہم تفاصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (804) اور (40226) کے جوابات کا مطالعہ کریں

سوم :

رہالفظ "العرق دساس" تو یہ کچھ روایات میں وارد ہے لیکن وہ یا تو بہت زیادہ ضعیف یا پھر موضوع اور من گھڑت ہیں جن میں درج ذیل روایات ہیں :

1 "قرض سے کم یہ ہے کہ تم آزادزندگی بسر کرو، اور گناہ سے تمہارے لیے موت آسان ہے، اور دیکھو کہ تمہارا بیٹا کہا پیدا ہوتا ہے کیونکہ باپ کی عادتیں بیٹے کو ہوتی ہیں"

یہ حدیث بہت زیادہ ضعیف ہے دیکھیں : السلسلۃ الاحادیث الضعیفہ حدیث نمبر (2023).

2 "نیک وصالح گود میں شادی کرو کیونکہ باپ کی عادتیں اولاد میں ہوتی ہیں"

یہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے، دیکھیں السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ حدیث نمبر (3401).

رہا حدیث کا معنی اور مراد بھی باطل ہے، وہ یہ کہ اگر بیوی کے اصل یعنی ماں باپ میں خرابی ہو تو یہ خرابی اولاد میں بھی پیدا ہو سکتی ہے! مطلقا ایسا نہیں ہوتا اور پھر حدیث اصل میں صحیح ہی نہیں تو اس کا معنی کیسے صحیح ہو گا

چہارم :

یتیموں کی پرورش کرنا اور ان کا سہارا بننا سب سے عظیم کاموں میں شامل ہوتا ہے، اور پھر ہمیں معلوم ہے کہ لاوارث بچے کو کس قدر اس کی ضرورت ہے کہ وہ بڑا ہو کر معاشرے کا ایک فرد بن سکے، اور اپنی حالت کی بنا پر اس پر سلبی اثر نہ ہو

لیکن یہ ضرورت کی حد تک ہے اس سے جائز نہیں ہو جاتا کہ اس لاوارث بچے کو کسی معین شخص کی طرف منسوب کر کے اس کے خاندان میں شامل کر دیا جائے اور وہ اس کی ولدیت سے معروف ہو جائے؛ کیونکہ ایسا کرنا نسب ناموں میں اختلاط کا باعث ہو گا، اور اللہ کی حرام کردہ کو حلال اور حرام کردہ چیز کو مباح کرنا کہلائیگا

لیکن یہ ممکن ہے کہ گورنمنٹ اسے عام نام دے جو کسی معین شخص کی طرف نہ پلٹتا ہو، اور آپ کے پاس پرورش پائے اور آپ کا رضاعی بیٹا کہلائے، اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ اس کو توریہ کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ اس کے والدین کو حادثہ پیش آ گیا تھا اور وہ اکیلا بچ گیا، یا اس طرح کی کوئی اور بات اور سبب بیان کر دیا جائے جو علاقے اور ماحول کے اعتبار سے مختلف ہو گا

اس مسئلہ کی تفصیل آپ کو درج ذیل سوالات کے جوابات میں مل سکتی ہے آپ ان کا مطالعہ کریں :

(100147) اور (10010) اور (4696) اور (5201) اور (95216).

واللہ اعلم.

118709